

جبلپور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور

نابغ النور علی سوالات جبلپور

۱۳۳۹ھ



تصانیف (طائفت)

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

تابع النور علی سوالات جلیفور (جلیفور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور)

www.alabaarainst.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد لله ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مسئلہ ۱۶ از جمل پورکاشیہ بازار دکان سیمہ عبدالغفور صاحب آئل پرنٹ مرسلہ عبدالجبار صاحب ناظم حمایت
خدا مہل سنت ۲۰ شوال ۱۴۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں :

(۱) ایک تھاپکاشی پابند مذہب و ملت ہے کہ دنیاوی عالم باطل جو حکومت ترکی کو ایک عظیم الشان سلطنت اسلامیہ کے اور اپنی متعدد تقریروں میں اس عظیم سلطنت اسلامیہ کے ہر مصیبت زدہ مسلمان کی مدد و اعانت و حمایت اور امان کی مقدمہ کی حیثیت و حفاظت ہر مسلمان پر بقدر وسعت و استطاعت ہر جائز و ممکن و مفید طریقہ کے ساتھ فوری و لازم و فرض فرماتے اور لوگوں کے بار بار نہایت اصرار کے ساتھ اس امر کے استفسار پر کہ ”آپ ترکوں کی خلافت کو خلافت راشدہ کا ملکہ اور سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں کہ نہیں“ اس کے جواب میں فرماتے ”سلطنت ترکی خلد ہا اللہ تعالیٰ واید ہا و حورسہا و اخذل اعدائہا“ (اللہ تعالیٰ اس سلطنت کو ہمیشگی بخئے، اس کی مدد فرمائے، اس کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو ذلیل فرمائے۔ ت) کے متعلق

صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ میں بحمدہ تعالیٰ سستی ہوں اور ہمیشہ ہر حال میں تحقیقاتِ سلف اور مسئلہ اہلسنت و
تصریحاتِ محققین کا قبیح اور اُمتِ مروجہ کے اجماع و اطلاق متواتر کا پابند رہوں اور یہی میرا مذہب و عروہ و خلقی
ہے، مسئلہ خلافتِ خلفائے کے متعلق جو ایک ثابت و محقق و قطعی طے شدہ مذہبی قدیم مسئلہ ہے، میں احتیاط کے خلاف
اتہادِ سلف پر ایک جدید اختراعِ خلف کو ترجیح دینے سے قاصر ہوں، اور آج کل کے بے جا اور ناجائز و مزامم دین و
ملت و مخالفتِ کتاب و سنت شورشوں اور ایسی شورشی خلافت کیٹیوں سے علیحدہ رہتا ہوں، جن خلافت کیٹیوں کا مقصد
خاص ہندو مسلم اتحاد ہے اور کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت اور موالات قائم کرنا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا مصلحت
منقاد و غلام بنانا، محرماتِ شرعیہ کو حلال اور حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانا، خلافت کا نام کر کے کلمہ تمام منافقین کا مقصد خلافت و
خلافتِ اسلام و موجبِ بربادیِ اسلام و تباہیِ اہل اسلام کرنا نہایت مبالغہ کے ساتھ کڑا و فضلہ و تحریکِ کفار و
مشرکین کی تحظیم و توقیر خود کرنا اور مسلمانوں سے کرانا بجاائے دعائے حضرت اسلام و مسلمینِ مشرکوں کی طرح کافر و
مشرک کی جیسے پکارنا کسی کافر و مرتد و دہانی کے مہنے یا جیل جانے پر اظہارِ غم اور ماتم کے لئے بازارِ ہند کرنا
پڑتا نہیں کرنا، مسلمانوں کو دکانیں بند کرنے پر مجبور کرنا، جوان کا کمانہ مانے سے تکلیف دینے اور اس کی عزت و
ناموس کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا اور بایں کٹ کر دینا، ترکی ٹوپیاں سروں سے اتار کر جلا دینا، شعارِ مشرک
گاندھی ٹوپی پہننے پر زور دینا وغیرہ ایسی اشتعالی و ایسی خلافت بلکہ خلافتِ ہلاکت کیٹیوں کے ان کے کفر و ہندو
خلافتوں کو اہل اسلام پر اپنے بیانات میں ظاہر کر کے اور لوگوں کو راہِ راست کی طرف بلانے ایسے عالمِ دین پر غصہ
خلافت کے انکار کا بہتان و افتراء باندھ کر اسے دائرہ اہل سنت سے خارج کرنا اور قطعاً قرآن کا منکر ٹھہرا کر اس کے
کفر و ارتداد پر فتویٰ شائع کرنا کیسا ہے اور اس کے مستحق و مفتی و مصدقین اور اس فتویٰ کے ماننے والوں اور اس
پر عمل کر کے ایسے عالمِ باطل کی شان میں ناشائستہ کلمات استعمال کرنے والوں کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) کیا صرف موالات میں ایہود و نصاریٰ حرام ہے یا ہر کافر و مشرک و جنتِ وہ دہانی و جہنم سے۔
(۳) کیا مشرک موالات میں ایہود و نصاریٰ کو فرض بتانے والے اور دوسرے کفار و مشرکین و مرتدین ہندو و
وہابیہ سے موالات کرنے والے اسے فرض جاننے والے کیا معرف و مکتذب قرآنِ عظیم نہیں، اگر ہیں تو ان کی نسبت
شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۴) جو عالمِ باطل ہر کافر و مشرک نصاریٰ یہودی، ہندو و عجمی بلکہ ہر گروہِ دین و مذہبِ مرتد، دہانی اور
ہر دشمنِ دین اور ہر مخالفتِ اسلام سے ترکیبِ موالات فرض اور اس کے ساتھ موالاتِ حرام بتاتے اور آج کل کے
شورشِ پسندوں کا من گھڑت ترکِ موالات جو صرف نصاریٰ سے کیا جارا ہے وہ بھی احمورا، اور کافروں، مشرکوں،
مرتدوں، ہندوؤں، وہابیوں سے موالات فرض بتایا جاتا ہے، ایسے افو کے اندھے ایجادِ مشرک ترکِ موالات کو

منافی اسلام و مخالف کتاب و سنت فرماتے، ایسے عالم باطل کو گورنمنٹ کا تنخواہ یافتہ کہنا، اور ترک عادات میں ایسٹ و انڈیائی یا مطلقاً ترک عادات کے انکار کا بہتان و افترا گھڑ کر اس کے کفر و ارتداد پر استفسار کرنا، فتویٰ دینا، اس فتویٰ کی تصدیق کرنا اور ایسے مستغنی و مفتی و معذوقین اور اسے مان کر ایک عالم کی شان میں توہین آمیز العناد استعمال کرنے والے سب کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۵) جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کافروں، مشرکوں کے افوا سے مسلمانوں میں بھڑک پیدا کرنا، مسجد النبی عید گاہ سے مسلمانوں کو علیحدہ کر کے کافروں کی مدد سے نیچے قائم کر کے نماز عید ادا کرنا، مسلمانوں کو دھوکا دینے اور شیطانی چال اور مکر و فریب سے عید گاہ اہلسنت سے پھیر کر کافروں کی زمین گول بازار میں بھیجنے کے لئے کافروں کو راستوں پر مقرر کرنا اور مشرکوں کے کہنے سے عید گاہ چھوڑ کر جماعت اہل سنت سے منہ موڑ کر مسجد النبی کو ویران کرنے کے لئے کافروں کے زیر سایہ حفاظت و حمایت نماز ادا کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۶) مشرکوں بت پرستوں کو خوش اور راضی کرنے کے لئے گائے کی قربانی چھڑانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں، گائے کی قربانی چھوڑنے پر زور دینا، انہیں مجبور کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

(۷) جو گائے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اس کا ان مشرک پرستوں کے ہمسائے سے ان کے دام شیطنت میں نہیں گانے کی قربانی چھوڑنا کیسا ہے اور چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے؟ یقیناً ٹوٹ پھوٹا، بہت ہی کرم ہوگا، ہر سوال کے جواب کے ساتھ دلیل ہر اگر پر مختصر

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعدہ وآلہ وصحبہ السکون عندہ۔

(۱) صورت مستفسر میں عالم موصوف سراسر حق پر ہے اور اس کے مخالفین گمراہ و ضال،

قال الله تعالى فماذا بعد الحق الا الضلال بے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی (ت)

بلاشبہ حمایت سلطنت اسلامیہ و حفاظت اماکن مقدسہ میں وسعت و استقامت کی شرط قرآن عظیم سے ہے،

اور اس کے طوق میں جائز و ممکن و مفید کی تحدید شرع و قیوم و عقل سلیم سے۔ قال الله تعالى،

لا یكلف الله نفساً الا وسعها۔ اللہ کسی جان پر بوج نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر (ت)

وقال الله تعالى فاتقوا الله ما استطعتم
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو اللہ تعالیٰ سے ڈر و جہاں
ہو سکے۔ (ت)

شرع الہی عز و جل منزہ ہے اس سے کہ ناجائز و حرام مانا ممکن وغیرہ مقدور یا نامفید و محبت کا حکم دے۔
قال الله تعالى ان الله لا يأمر بالفحشاء
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا
حکم نہیں دیتا۔ (ت)

وقال تعالى وينهى عن الفحشاء والمنكر
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ منع فرماتا ہے بے حیائی اور
بُری بات سے۔ (ت)

وقال تعالى لا تكلف نفسا الا وسعها
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم کسی جان پر بوجہ نہیں رکھتے
مگر اس کی طاقت بھر۔ (ت)

وقال تعالى وما خلقنا السماء والارض
وما بينهما الا في ايام
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم نے آسمان اور
زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔ (ت)

در بارہ خلافت جس عقیدہ اہل سنت کا عالم نے اشعار کیا خود خلافت کیٹی کے مفتی اعظم مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہ پوری اور اس کے لیے معظم و نامک محکم علماء اہل سنت نے ایک مطبوعہ فتویٰ میں (کہ شخصیں مذکورین جس کے مفتی و مستفتی ہیں) اس کا صاف اقرار و اظہار کیا جو عبارات ائمہ علماء اس فتویٰ نے سند پیش کیں، و ضریح حق کو ان میں سے یہ دو ہی بہت ہیں مقاصد و شرح مقاصد سے (کہ عقائد اہلسنت کی معتد کتابیں ہیں) سند دکھائی کہ لنا قوله عليه السلام الاثمة من قرئش، و اجمعوا عليه فصار دليلا قاطعا يفيد اليقين باشتراط القرشية يعني هم اهل سنت کی دلیل حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جلیل ہے کہ تمام خلفاء قریش سے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قاطع ہو گئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قرشی ہونا بیشک شرط ہے۔ علامہ سید محمد ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رد المحتار علی الدر المختار سے سند پیش کی کہ فرماتے ہیں،

۱۰ القرآن الکریم ۲۸/۷

۱۱ " " ۹۲/۲۳

۱۲ القرآن الکریم ۱۶/۶۳

۱۳ " " ۹۰/۱۶

۱۴ " " ۳۸/۴۳

۱۵ شرح المقاصد المبحث الثانی التکلیف والحرية والذکوة دار المعارف النعانیة لاہور ۲۷۷/۲

وقد يكون بالغلب مع المبايعه وهو الواقع
في سلاطين الزمان نصرهم
الرحمن

یعنی تغلب کی امامت کبھی بیعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے
کہ ہے تو متغلب مگر لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے
ہیں، ہمارے زمانے کے سلاطین کا یہی واقعہ ہے،
رہیں عزوجل ان کی مدد فرمائے (ہم کہتے ہیں آمین)

علامہ مسند موصوف جن کی کتاب ممدوح آج تمام عالم میں مذہب حنفی کے اعلیٰ درجہ معتد سے ہے۔ سلطان
عبد المجید خاں مرحوم کے والد سلطان محمد خاں مرحوم کے زمانے میں انھیں کے قلم و ملک شام میں انھیں کی طرف سے
شہر دمشق و تمام دیار شام کے مفتی اہل تھے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مفتی و مستفی مذکورین کی ان شہادتوں کے بعد
زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں،

قال الله تعالى شهدوا على انفسهم
خوفت كئيباً لو اس بارے میں اگر پوچھا ہو انھیں اپنے مفتی اعظم ویدر معظم سے پوچھے، کئی کے، اہم شہد تم
علیہم (تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ ت) کہہ کہیں، انطقنا الله الذي انطق به كل شيء (وہ کہیں گی ہیں
اللہ بے پروا یا جس نے ہر چیز کو گواہی بخشی۔ ت)

مشرکوں سے اتحاد و داد قطعی حرام اور ان سے اعتقاد دلی یقیناً کفر ہے۔

قال تعالى تولى كثير منهم يتولوا الذين
كفر والبئس ما قدمت لهم انفسهم
انت مخطا الله عليهم وفي العذاب هم
مخلدون ولولا انوا يؤمنون بالله والمنسبي
وما انزل اليه ما اتخذوهم اولياء ولكن
كثير منهم فسقون

تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے
ہیں، بیشک کیا ہی بُری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے
اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہو اور
انھیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہو گا اور اگر انھیں اللہ اور
نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد،
وداد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ
ان میں بہت سے فرمان الہی سے نکلے گئے ہیں (ت)

دار احياء التراث العربی بیروت ۳۱۰/۲

سورۃ المائد باب البغاة
سۃ العشر آن الکريم ۱۳۰/۶ و ۲۴/۷
سۃ " ۲۱/۳۱
سۃ " ۲۱/۳۱
سۃ " ۸۱/۵

یہ اور کبیش سے زائد اور آیات کریمہ میں مطلقاً کفار سے اتحاد و دواؤ کو حرام و کفر فرمایا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ وہ اصرار کے ارشادات سے اور ان میں مشرکین یا خاص ہندوؤں کے اشتہار کی پھر گھر لے،
 قال الله تعالى اذن لكم ام على الله قفرون
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی (کہ مثلاً میرے کلام میں مگر ہندو کا پیوند لگاؤ) یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

وقال تعالى اتقون على الله حالا تعلمون
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا بے جانے ہو مجھے اللہ پر کسی بات کا چھٹا رکھتے ہو (کہ مثلاً اس نے ہندوؤں کو جوا کر لیا ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو ان کے ٹھکانے سے ہٹاتے ہیں۔
 وقال تعالى يحرفون الكلم من بعد مواضعه (الای قولہ عزوجل) لهم في الدنيا عذبي ولهم في الآخرة عذاب عظيم
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یہاں ہر جگہ عام لفظ فرماتے جو سب کفار کو شامل ہیں مگر ان سے ہندو مراد نہ رکھے

ان سے اتحاد و دواؤ کو حرام و کفر فرمایا (ایسوں کے لئے دنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب) مشرکوں کا فلاح و نجات دینا ان کا پس رو بننا جو کہیں وہی کرنا خصوصاً جسے امر دینی سمجھا ہو اس میں ان کی اطاعت کرنا یہ سب حرام حرام ہے سخت مخالفت ذوالجلال والا کرام ہے، مگر ایسی کفر اس کا انجام ہے،
 قال الله تعالى ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو مبين
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، شیطان کے پس رو نہ بنو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

وقال تعالى فلا تطعم المسلم كذب
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرو۔
 وقال تعالى ولا تطعم منهم اثماً او كفوراً
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان میں سے کسی مجرم یا کافر کی اطاعت نہ کرو۔

وقال تعالى وان تطعم اكثر من الارض يضلوك عن سبيل الله
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ جو زمین میں ہیں ان میں اکثر وہ ہیں کہ اگر تو نے ان کی اطاعت کی تو وہ تجھ اللہ کی راہ سے مگرا کر دیں گے۔

سۃ القرآن الکریم ۵۹/۱۰	سۃ القرآن الکریم ۶۸/۱۰	سۃ القرآن الکریم ۲۱/۵
سۃ " ۲۰۸/۲	سۃ " ۸/۶۸	سۃ " ۲۳/۷۱
سۃ " ۱۱۶/۶		

وقال تعالى يا ايها الذين امنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين
اذا الله تعالى نے فرمایا، اسے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کچے پر چلے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھیر دینگے تو پورے ٹوٹے میں پلٹو گے۔

محل کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا اگر حقیقہ کے مذہب رائج میں مطلقاً کفر ہے، جبکہ ان کی علت و حرمت قطعی ہو جیسے جائز کسب و تجارت و اجارت کی علت مشرکین سے و داد و انقیاد و اتحاد کی حرمت، ان حلالوں کو وہ لوگ حرام بلکہ کفر اور ان حراموں کو محول بلکہ فرض کر رہے ہیں اور اگر وہ حرام قطعی حرام لعینہ ہے، جیسے مذکورات جب تو اسے حلال ٹھہرانا باجماع ائمہ حقیقہ کفر ہے، اللہ عز و جل کفار کا بیان فرماتا ہے،

لا يجرمون ما حرم الله ورسوله
جسے اللہ و رسول نے حرام فرمایا کافر اسے حرام نہیں ٹھہرتے۔
تم عقائد میں مسئلہ مصرح ہے، نیز فتاویٰ علامہ وغیرہ میں ہے،

من اعتقد الحرام محلاً لا ادعى القلب يكفر
هذا اذا كان حراماً بعينه والحرمة قامت
بدليل مقطوع به اما اذا كانت باخبار الاحاد
لا يكفر (ملخصاً)۔
جس نے کسی حرام کو محال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت خبر واحد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔ (ملخصاً) (ت)

بزازیہ و شرح وہبانیہ و درمختار میں ہے،
يكفر اذا تصديق بالحرام القطعي
ردالمحتار میں ہے،

حاصل یہ ہے کہ قول اولیٰ پر کفر کرنے کے دو شرائط ہوں گی
اول دلیل کا قطعی ہونا، ثانی اس کا حرام لذاتہ ہونا، اور
دوسرے قول پر پہلی شرط ہے اور آپ اس کی ترجیح سے
آئمہ میں لہذا بزازیہ کا ذکر اسی پر ہے۔ (ت)

حاصلہ ان شروط ان کفر علی القول الاول شیئاً
قطعیۃ الدلیل و کونہ حراماً بعینہ و علی
الثانی لیشترط الشرط الاول فقط، و علمت
ترجیحہ و ما فی البزازیۃ مبنی علیہ۔

سۃ القرآن الکریم ۲۹/۹

سۃ القرآن الکریم ۱۴۹/۳

۳۸۳/۴

مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ

الفصل الثانی فی الفاذا الکفر

۱۳۴/۱

مطبع مجتہدی دہلی

کتاب الزکوۃ باب زکوۃ الفتم

۲۴/۲

دار احیاء التراث العربی بیروت

ردالمحتار

حالات دائرہ میں دونوں شرطیں موجود ہیں تو یہ باجماع ائمہ متفقہ کفر ہیں۔ کفار و مشرکین کی ایسی تعظیمیں کفر ہیں، ان کی بچے پکارنا، ان کے گھر نے یا چیل جانے پر ہڑتال، اور اس پر وہ اصرار، اور جو مسلمان زمانے اس پر وہ ظلم و اضطراب، کمال تعظیم کفار اور باعث ذول نار و غضب جبار، و حسب تصریحات ائمہ موجب کفر کفار، فکدوی ظہیر و اشباہ و النظائر و تزیینات بشار و درختا میں ہے،

لوسلو علی السنی تبجیلایکفر لانت تبجیل
اگر کسی نے ذمی کو احتراماً سلام کہہ دیا تو یہ کفر ہے
کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہوتی ہے۔ (ت)

فتاویٰ امام ظہیر الدین و تفسیر علامہ زین مصری و شریع توفیق عطائی میں ہے،
لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلایکفر
اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً یا استاذ کہا تو اس سے
وہ کافر ہو جائے گا۔ (ت)

رب عز وجل فرماتا ہے،
ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكت
المنافقين لا يعلمون
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من ذکر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم
الاسلام سواہ الطبرانی فی الکبیر عن جہاد اللہ
بن بسر وابن عساکر وابن عدی عن
امیر المؤمنین الصادقة و ابو نعیم فی الحلیة
والحسن بن سفیان فی مسندہ عن معاذ
بن جبل والسجستانی فی الابانہ عن ابن عمر
وکاتب عدی عن ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین والبیہقی
جس نے کسی بد مذہب کی توفیق کی بیشک اس نے
دین اسلام کے ڈھا دیئے پردودی (اسے) امام طبرانی
نے المعجم الکبیر میں حضرت جہاد اللہ بن بسر، ابن عساکر
اور ابن عدی نے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ سے،
ابو نعیم نے علیہ میں اور حسن بن سفیان نے مسند میں
حضرت معاذ بن جبل سے، سجستانی نے ابانہ میں حضرت
ابن عمر سے اور ابن عباس کی طرح
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرۃ
 اجماع سے اور پہلی نے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم
 مرسلہ۔
 بد مذہب کی توقیر پر یہ حکم ہے مشرک کی تعظیم پر کیا ہوگا، ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے راوی،

نہو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت
 یصافح المشرکون او یکتوا الیہ رجب بہم
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی
 مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا
 اس کے آتے وقت درجہ کریں۔

یہ باتیں کچھ ایسی تعظیم بھی نہیں ادنیٰ درجہ مکرم میں ہیں کہ نام لے کر نہ پکارا غلاں کا باپ کہایا آتے وقت جگڑنے
 کو آتے کہہ دیا، حدیث سناس سے بھی منع فرمایا نہ کہ معاذ اللہ اس کی ہے پکارنی اور وہ افعال شیطانی، اور
 یہ مذہب یاد کہ یہ اقوال عوام کے ہیں کسی دوزخ کے نہیں، محض کاذب و پادور ہے، انھیں نے عوام کا ہوا م کو اس اتحاد
 مشرکین عوام و نصیب پر ابھارا اور ان حکمت طعنہ سے نہ روکا بلکہ اپنے مقاصد مفاسد کا نوید بکھا تھا اسے دلوں میں ایمان
 یا ایمان کی قدر ہوتی تو اس اتحاد عوام و کفر کے لئے کبھی زمین رسول پر اٹھالی ہے، دانتوں، مشرق مغرب ٹاپتے
 پھرتے ہو، ہزاروں دھواں دھار پر زویشیں پاس کرتے ہو اسی کے غم نہ کہ اس میں ساتھ نہ دینے والوں پر
 فتویٰ کفر نکالتے ہو، صدرا خدات کے کالم ان کی بدگونی سے گزرتے کرتے ہو، اس سے سوچتے تھے ان کھنڈوں
 ضلالتوں کی آگ بجھائیں، دکھائے کہ یہ تمہاری ہی لٹکائی تھی اور اپنی داغی بچانے کے لئے اس کا بھانا تم پر فرض میں
 تھا، مگر سب دیکھ رہے ہیں کہ ہرگز ہرگز ان شیطنی کی روک تھام میں اس بولاہٹ والی جان توڑ کو شش کا
 دسواں، بیسواں، سوواں حصہ بھی نہ دکھایا پھر جھوٹے بھانے بنانے سے کیا حاصل، معذرتاً وہ دوسروں نے
 جو کچھ کیا وہ جاہلوں کی حرکات مذکورہ سے کہیں بدتر و خبیث تر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ شکر بقدر علم، اوالا کلام ازاد صاحب
 نے کہیں، گہر میں جھیر پڑھایا اور خطبہ میں مدح خلفائے راشدین و حضرات حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ گاندھی کی جگہ
 اسے مقدس ذات ستورہ صفات کہا، میان عبد الماجد بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکور مہوٹ میں لہ
 کہا کہ اللہ نے ان کو تمہارے پاس مذکور بنا کر بھیجا ہے، کہاں یہ کلمات طعنہ اور کہاں بے تیر امتی جاہلوں کا بے
 پکارنا،

خانی تو فکون ۵ افلا تعقلون ۵ کلا بل
 تم کہاں لو نہ جاتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں، کوئی
 لے حلیہ الاولیاء ترجمہ ۲۲۶ اسحاق بن ابراہیم دارالکتب العربی بیروت ۱۳۶/۹
 لے القرآن الکریم ۲۲/۱۰ لے القرآن الکریم ۲۲/۲

مرات علی قلوبہم ما کافوا یکسبون۔
نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ڈھنگ چڑھا دیا ہے۔ ان کی
کمانیوں سے۔ (ت)

ترکی ٹوپیاں جلانا صرف تخصیص مالی ہونے کے حرام ہے اور گاندھی ٹوپی پہننا مشرک کی طرف اپنے آپ کا حسب
کرنا ہوتا ہے اس سے سخت تر اشد حرام ہے، مگر وہ لوگ ترکی ٹوپوں کو شہداء اسلام جان کر پہنتے تھے اب انہیں
جلاد یا اور ان کے بدلے گاندھی ٹوپی پہن لینا مشرک ہونا کہ انہوں نے نشان اسلام سے مدد لیا اور کافر کے
چیلہ بنا قبول کیا، جس سے لفظ یمن بدل لائے (فالمون کو کیا ہی بڑا بد لفظ۔ ت) بالجمہ ایسے اقوال و افعال کفر و ضلالت
پر عالم موصوف کا انکار عین حق و صواب و سبب ثواب و رضا ہے رب الارباب تھا اور جو ان کے شرعی احکام اہل
اسلام پر ظاہر فرمانا اور ان کو ذیاب فی ثیاب کے شر سے بچا کر راہ حق کی طرف بلانا، شعی عالم کا جلیل فرض مذہبی و
کار معصی و بجا آوری حکم خداوندی تھا اور ہے، بل و علی و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کی طرف نفس خلافت کا انکار
نسبت کرنا بہتان ہی نہیں چیز سے دیگر است۔ اس کی تہ میں اور اشد خواہش ہے، مسلمان تو مسلمان نفس
خلافت کا منکر جملہ حیات گذر میں کون ہے جس سے سائل سوال کرنا اور مجیب جواب دینا اہل سنت حضرات خلفائے
اربع رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غیب ہوتے ہیں، غیر مقدمہ دیوبندی بھی اس میں زراع نہیں کرتے، روافض حضرت بریل علی
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو غیب دہی مانتے ہیں۔ مرزا نے مرزا کے مرتبے میں مومنات سے مراد مسئلہ داروہ ہے
اسی سے سوال اسی کا تذکرہ ہے تو اسے یوں مطلق لفظ نفس خلافت سے تعبیر چلیس اچیس ہے اور دلی میں جو مراد
ہے اس کا حال خود خلافت کیٹی کے مفتی اعظم نے مستحق اس کے بیڑہ معظم کے فتوے سے ظاہر ہو گیا کہ عالم بروقت
نے وہی فرمایا جو متواتر حدیثوں میں مصیبتی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس پر اجماع صحابہ ائمہ ہے جو جمیع
اہل سنت و جماعت کا اعتقاد ہے اہل سنت سے خروج کرنا انکار کفر اذعان ان کے یہ چار احکام طوعہ کا ش اس
عالم دین پر محمد درستی تو اس فتویٰ کے مفتی ابوباس کے مصدقین حکم ظاہر احادیث صحیحہ و خصوص کتب معتزہ فقہیہ ایک
ہی بلا سے کفر کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما لصری قال لا نجد کافر فقتلہا بہما احد ہما
فن کانت کما قال والامر جعت علیہ
جو شخص کسی لکھ کر کہ کافر کہے ان دونوں میں سے ایک
پر یہ باخبر درپوشے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر و نہ یہ

سہ القرآن الکریم ۴/۸۳

سہ - - - ۵۰/۱۸

سہ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان میں قال لا غیر مسلم، و کافر قدیمی کتب غازی کراچی ۵۴/۱
صحیح بخاری کتاب الادب باب من انکر انشاء لیر تاویل ۹۰/۲

مرواۃ مسلم والترمذی ونحوہ البخاری
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
تکفیر اسی قائل پر ملٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔
(اسے مسلم، ترمذی اور اس کی مثل بخاری نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

در مختار میں ہے،

عبر انشاءم بیا کافر و هل یکفران اعتقد
المسلم کافر انعم والایہ یفتی بے
تو وہ کافر ہوگا؟ ہاں وہ کافر ہے، اور اگر کافر نہیں سمجھتا تو پھر کافر نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)
شرع و ہبانیہ، ذخیرہ، نہر الخائف و رد المحتار میں ہے،
لانه لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد
دین الاسلام کفرا بے
کیونکہ جب مسلمان کو کافر مانا تو اس نے دین
اسلام کو کفر جانا۔ (ت)

اس کی تفصیل جلیل و تحقیق حمل ہماری کتابوں المکوبۃ الشہابیۃ اور النہی الاکید وغیرہا میں ہے مگر یہاں
تو طور خلافت کمیٹی کے بیڈروں مفتیوں کے فتوے سے روشنی کر دیا کہ تکفیر صرف اس سنی عالم کی نہیں بلکہ تمام ائمہ
اہل سنت اور جلا صحابہ کرام اور خود درست و اہل حق تصور سیدالامام علیہ وسلم و بیہم و بیہودۃ و اسلام کی ہے، اب کون
مسلمان ہے کہ اس تکفیری فتوے اور اس کی ناپاک تصدیق کو کلمات کفر نہ کہے گا۔ فقہاء کرام ائمہ و صحابہ درکنار
غیر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام پاک پر کفر کا حکم لگانے والوں کو کافر نہ کہیں گے تو اور کسے کافر
کہیں گے، اب ان سے پوچھئے کہ یہ کہنے کو کفر اخبث و اشد ہوئے خصوصاً وہ کفر اخیر سب سے خبیث تر
سب سے بعین، وذلک جزاء الظالمین (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) سنی عالم کو اس کی پروا
نہ کرنی چاہئے، ہر قوم کی ایک اصطلاح ہوتی ہے۔ ان لوگوں کی اصطلاح حدیث میں ملت گاندھی ہے اور
سنت ملت گاندھی، اس کی روش سے جدا پہننے والوں کو اہل سنت و جماعت سے خارج اور اس کی ملت
مذمت کے مخالفوں کو کافر مقرر دیکھتے ہیں، جس طرح فروعی ملعون نے معاذ اللہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی
تکفیر کی تھی کہ فَعَلْتَ فَعَلْتُكَ الْبَغِي فَعَلْتُكَ الْكَاْفِرِيَّةَ (تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا اور تم ناشر

لے در مختار باب التفریر مطبعہ مجتہدانی دہلی ۲۲۴/۱
لے رد المحتار دار ایضار التراث العربی بیروت ۸۳/۳
لے القرآن الکریم ۱۴/۵۹ لے القرآن الکریم ۱۹/۲۶

تھے۔ اور مشرکین مکہ و حجاز نے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ ابتداء کی تہمت رکھی تھی کہ ماسعنا بعد فی اللہ الاخرة ان هذا الاختلاف (یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرت میں بھی شکی یہ تو بڑی نئی گھڑت ہے۔) بلکہ چیزات تو فرعون و مشرکین سے بھی بڑھ کر کوئی نرالی انوکھی اصطلاح رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے دشمنوں خدا کے محبوبوں کو کہا یہ خود اپوں کو جگر اپنی ہی زبانوں سے اپنی ہی باتوں کو کہتے ہیں، آخر نہ دیکھا کہ مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہانپوری و عبد الماجد صاحب بدایونی نے فتویٰ شاہجہان پور میں کس شد و در سے نفس خلافت کی جڑ کاٹ دی اور فتویٰ جلیپور نے اپنے ان دونوں لیڈروں مفتیوں عالموں پر کافر مرتد کی چھانٹ دی بلکہ خود مولوی ریاست علی خاں و عبد الماجد نے اسی فتویٰ شاہجہانپور کے آخر میں اپنے ہی اوپر فاسق و مفسد کی بانٹ دی، پھر فتویٰ جلیپور میں علماء سے دین کو کھنکے کی کیا شکایت، آخر نہ دیکھا کہ حق برحق دارر سید رجعت علیہ ان کافر انجیس پر پلٹا دو میل للکفرین من عذاب شدید (اور کافروں کی غزابی ہے ایک سخت عذاب سے۔) مستغنی اگر واقع میں اس گروہ سے نہ موتا ایک بات صاف دل سے معلوم کرنا چاہتا اور سب یہ ناپاک کفر دیکھتا اسے رومی میں پھینک دیتا تو اس پر الزام نہ آتا مگر وہ تو اول سے اسی خباثت پر اعتقاد لاتے اور افواہ عام کو اس کی تائید ہی کے لئے فوٹے گھڑا دے دے ہذا اسی گروہ ناحق پڑوہ کے پاس لے جاتے اور پھر سے ہاتھ اس سے اجتماع کر کے اس کی بجائست پھیلاتے ہیں تو وہ اور اس کے ماننے والے سب کفر کے ماننے والے ہیں ان کا وبال ان پر ہے کہ نہ ہوگا لا ینقص من اوزارہم شیء منک (ان کے ہتھیاروں میں کمی نہ ہوگی۔) مگر چنانچہ تنفی و مصدقین پر اپنے وبال کے علاوہ ان سب کا بھی پڑے گا،

علیہ و زرہ اور زرہ من حمل بھائی یوہر القیامت۔ اس کا بوجھ اس پر ہوگا اور جوقیامت تک اس پر

عمل پیرا ہوگا اس کا بوجھ بھی اس پر آئے گا۔ (دست)

و لیحملن اثقالہم و اثقالہم اثقالہم۔ اور جیٹک ضرور وہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں

کے ساتھ اور بوجھ دست،

جسٹنائے مذکور عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والوں کو یہی پس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسوں کو کھلمنافی بتایا۔ ارشاد فرماتے ہیں،

ثلاثۃ لا یتخفف بحقہم الامنانی سبیل تین شخصوں کے حق کو جکا نہ جائے گا مگر کھلمنافی،

۱۔ القرآن الکریم ۲/۱۴

۲۔ صحیح مسلم

۳۔ صحیح مسلم کتاب مسلم باب من سئل عن حدیث الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۴۱/۲

۴۔ صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الحدیث علی الصدوق " " " ۳۲۵/۱

۵۔ القرآن الکریم ۱۳/۱۹

ایک وہ جسے اسلام میں پڑھا پایا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل (اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت ابو امامہ راہب الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جسے ترمذی نے دوسرے مسکن کے ساتھ حسن کہا، ابو الشیخ نے کتاب التوہید میں اسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں تین النفاق "کا اضافہ ہے۔ ت)

النفاق كذا في الشبهة في الاسلام كذا في العلم و امامه مقطوعه رواه الطبراني في الكبير عن ابى امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه بسند حسنه الترمذی لم يلق غيرہ و رواه ابو الشیخ فی کتاب التوہید عن جابر رضي الله تعالى عنه وعندنا من زيادة لفظ بعث النفاق ۔

مجمع الانهر میں ہے ۔

من قال لعالم عوہیہ علی وجہ الاستحقاق کفر۔ جو کسی عالم دین کو تحقیر کے طور پر عوہیہ کے کافر ہو جائے۔

والعياذ بالله تعالى ۔ یہ سوال اول کا جواب نہیں ہے اور یہیں سے جن سوال آئندہ کے جواب واضح ہو گئے وہ باللہ التوفیق۔

(۲) موالات ہر کافر سے ملنا حرام ہے اور واضح ہو چکا کہ رب رسول نے عام کفار کے نسبت یہ احکام فرمائے تو بزرگ زبان ان میں سے کسی کافر کا استثنا ماننا اللہ عزوجل پر افراسے بعید اور قرآن کریم کی تحریف شدید ہے بلکہ عالم الغیب عزجلہ نے یہ حکم یہود و نصاریٰ سے خاص ماننے والوں کے سر میں اپنے قہر عظیم کا پتھر حصے دیا ایک آیت میں صراحت کتابیں کے ساتھ باقی کفار کو جدا کر فرمایا کہ کتابی و غیر کتابی سب کو تعظیم حکم مفسر منور ہو جائے جاہلان ضلیل کی تاویل ذیل راہ نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ هُذُوءًا وَلَهُمْ مِنَ الدِّينِ أَوْتُوهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفَاءُ أُولَئِكَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَشِمْ مَوْحِنِينَ

اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کیل ٹھہرتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ) اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد و وداؤ نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سہ المعجم الکبیر حدیث ۷۸۱۸ المکتبۃ الفیصلیۃ ۲۳۸/۸
کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ حدیث ۴۳۸۱ موسستہ الرسالہ بیروت ۲۲/۱۶
سہ مجمع الاسرار شرح مفتی الکبیر فصل ان الفاظ الکفر الذی لا یجوز دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۵/۱
سہ القرآن الکریم ۵۷/۵

لا يفلحون ۝ متاع في الدنيا ثم اليها مرجعهم
ثم لن نقيم العذاب الشديد بما كانوا
يكفرون ۝
کیا نہ فرمایا،

ولیکم لا تقفروا علی اللہ کذباً فیستحکموا لعذاب
وقد خاب من الحق ۝
کیا نہ فرمایا،

انما یعترف الذی الذین لا یؤمنون ۝
یسہ قرآن عظیم کافری جس نے کفر کا علم مجادیا۔

وخرجهنك البطون و قيل بعد القوم
انظروا لہین ۝
اور باطل والوں کا دباؤ خوار ہے اور فرمایا گیا کہ
دور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

حاشیہ نہ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا تاہم بیٹے کافروں تو ان سے بھی محبت کو
صریح حرام فرمادیا اور وہی محبت واحد میں، اتحاد کرنے والوں کو قرب بے صاف صاف ارتداد و اعلام فرمادیا کہ وہ
انہیں کافروں میں سے ہیں انہیں اللہ و قیامت پر ایمان نہیں انہیں اللہ و رسول و قرآن پر ایمان نہیں، بالجلہ وہ
کسی طرح مسلمان نہیں۔ ہاں کافروں میں فرق ہو گا تو یہ کہ جس کا کفر اللہ اس سے معاملات کا حرام و کفر ہونا ارشاد
نمائند کہ علت محبت کفر سے علت جہنمی زیادہ حکم سخت تر۔ یہ ان کذابوں، مغزیوں پر اور انا پڑے گا کہ کفر میں یہود
نصاری سے جو کس بدتر ہیں، ہنود سے وہاں یہ دساتر مرتدین خود بدتر ہیں و لہذا ان کے احکام اسی ترتیب پر
سخت تر ہیں،

کما لا یخفی علی من لہ اعلام باحکام الفقہین
وکن الظالمین بآیت اللہ یجحدون ۝ وسیعلم
الذین ظلموا ای متقلب ینقلبون ۝
جیسا کہ یہ ہر اس شخص پر واضح ہے جو احکام فقہائے
آگاہ سے نہیں ظالم آیات اللہ کا انکار کرتے ہیں۔
اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کو ٹپٹا کھا تیئے (ت)

۱۰/۶۱ ۝ القرآن الکریم

۱۵/۱۶ ۝ " " ۝

۲۲/۲۶ ۝ " " ۝

۱۰/۶۱ ۝ القرآن الکریم

۱۵/۱۶ ۝ " " ۝

۲۲/۲۶ ۝ " " ۝

۲۲/۲۶ ۝ " " ۝

(۳) ضرور وہ لوگ کذب و محرف قرآن میں اور خود بحکم قرآن کافرو نامسلمان، جس کا بیان بقدر توانی ہرچکا،
مکذیب قرآن عظیم ان کی تھی نہیں ان کے اعظم لیڈران ابوالکلام آزاد نے اہلال میں سیدنا عیسیٰ علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی صاحب شریعت کا صاف انکار کیا اور منہ بھر کر قرآن عظیم کو جھٹلادیا، اہلال
۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء میں کہا:

”مسیح نامصری کا تذکرہ بیکار ہے، وہ شریعت موسوی کا ایک مُصلح تھا جو خود کو نبی صاحب شریعت
نہ تھا، اس کے مثال مجدد کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا
اس نے خود تصریح کر دی کہ میں تو ریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔“ (یوحنا ۱۳: ۵)
مسلمانو! اول تو روح اللہ کلمہ اللہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا کہ اس کا تذکرہ بیکار ہے۔
دوم بار بار مژدہ فقروں سے جہاناکہ وہ نبی صاحب شریعت نہ تھے۔

سوم نصاریٰ کی انجیل محرف سے سند لانا اور وہ بھی محض برہنہ کے جہالت و ضلالت۔ کیا صاحب شریعت
انبیاء اللہ کے اگلے کلاموں کو مٹانے آتے ہیں، حاشا بلکہ پورا ہی فرمانے کو، نسخ کے یہی معنی ہیں کہ اگلے حکم کی مدت
پوری ہوگئی، خیریاں کہنا یہ ہے کہ ان فقروں میں آزاد صاحب نے پیٹ بھر کر قرآن عظیم کی مکذیب کی، فستراق کریم
قطعا ارشاد فرماتا ہے کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب شریعت تھے۔

اور اس نے پہلے قرآن مقدس کا ذکر فرمایا،
وَعَنْهُمْ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ
ان کے پاس تورات ہے اس میں اللہ کے حکم ہیں۔
اور فرمایا،

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَافِرُونَ
جو اللہ کے اتارے ہوئے حکم نہ کریں وہی کافر ہیں۔

پھر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انجیل دینا بیان کر کے فرمایا،
وَيَحْكُمُ أَهْلُ الْأَنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
انجیل والے اللہ کے اتارے ہوئے حکم کریں اور جو اللہ کے
اتارے ہوئے حکم نہ کریں وہی فاسق ہیں۔

سید اہلال ابوالکلام آزاد ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

۵/۴۲

۵/۴۳

۵/۴۴

ثانیاً اور صاف فرمایا کہ دونوں کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرن مجید اترنے کا ذکر کر کے فرمایا،

لکل جعلنا مسکو شرعة ومنهاجا ولو شاء الله
لجعلكم امة واحدة۔
اسے توراہ و انجیل و قرآن والو! ہم نے تم میں ہر ایک کے لئے ایک شریعت تھراہ رکھی اور اللہ چاہتا تو تم سب کو گروہ واحد کر دیتا۔

ثالثاً تم فہم یلمیوں یا ہٹ و حرم غیبیوں کی اس سے بھی تسکین نہ ہو تو قرآن عظیم جھوٹوں کو راہ نہیں دیتا، اس نے نہایت روشن لفظوں میں بعض احکام توراہ مقدس کا احکام انجیل مبارک سے فسوسٹ ہونا بتا دیا، اپنے نبی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے،

ومصدقاً لما بین یدی من التوراة والاحل لکم
بعض الذی حرم علیکم۔
میں تمہارے پاس آیا ہوں سچا بتاتا اپنے آگے اُتری کتاب قدرت کو اور اس سے کہ میں تمہارے واسطے بعض وہ چیزیں حلال کر دوں جو تم پر توراہ سے حرام فرمائی تھیں۔

اب بھی کسی مسلمان کو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبِ شریعت جو نے میں شک ہو سکتا ہے یا منکر بخشم اس میں شک کرنے والا مسلمان رہ سکتا ہے، انجیل میں کئی جگہ ان احکام کی تفصیل دی ہے کہ پہلے تم سے یہ فرمایا گیا تھا اور اب میں یہ کہتا ہوں، آزاد صاحب خاص اپنا اطمینان چاہیں تو اپنی معتبر بائبل ہی کو دیکھ لیں، آزاد صاحب تو ابو الکلام ہیں، مواقع سخن سے خوب آگاہ ہیں یہ تین آیات کریمہ تھیں ولیحکمواھل الانجیل، لکل جعلنا منکم ولاھل لکم۔ بلیغ الہ ہر لے جب ان کی تکذیب کی اور منہ پھاڑ کر کہہ دیا کہ مسیح صاحبِ شریعت نہ تھا تو اسے بھی تین فقروں سے ٹوک دیا: اس کی مثال جہنم کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا، تاکہ ہر آیت کے مقابلے کو ایک فقرہ تیار رہے آیات قرآن پڑھا کر کہنے کو یہ ان کی ذوالنفاذ رہے۔ بالحد ایک تکذیب وہ تھی کہ اسلام نے کچھ کافروں سے محبت کا حکم دیا، دوسری تکذیب وہ کہ مسلمان و کافرین سب سے محبت اسلام کی اصل الاصول ہے، اور چار تکذیبیں ان چار فقروں سے یہاں تک چھ تکذیبیں ہوتیں، ان چار پر کوئی غمان کر سکتا ہے کہ آزاد صاحب اب ترکِ موالات میں ہیں، نصاریٰ سے بائیکاٹ اس سے زور سے کیا کہ ان کے نبی کو بھی بائیکاٹ کر دیا، اگر مسلمان اس پر معترض نہ کہیں کہ یہ تو سب انبیاء اور خود حضور صید الانبیاء علیہم وعلیہم افضل الصلوٰۃ

واللہ رکابینکاٹ ہو گیا کہ ایک نبی سے مقاطعہ تمام انبیاء سے مقاطعہ اور خود رب عزوجل سے مقاطعہ ہے، اب آپ کے سامنے کو اللہ کا کوئی ہی نہیں مل سکتا، پھر بھی وہ اس کی کیا پروا کرتے جب تک کہ نبی بالقرہ خواہ بالافضل تھا یہی صاحب مذکور مبعوث من اللہ سلامت ہیں، ایک درگیر و محکم گیر، لیکن اسی اہلال کی جلد تین کی چار اور تین ہیں اس باینکاٹ کے بالکل خلاف ہیں، صفحہ ۳۳ پر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا، ”یہودیوں نے ان کے سر پر کاتھوں کا تاج رکھا تو وہ صلیب پر لٹا سے جاتیں اور جو لکھا ہے پور ہے۔“ یہ قرآن عظیم کی سافریں تکذیب کی، وہ فرماتا ہے، ”وہا صلیبہ انھوں نے مسیح کو ٹولی نہ دی۔ نیز اسی صفحہ پر کہا، ”مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی۔“

اور صفحہ ۳۳ پر دو لفظ اور لکھے، ”مظہارہ قربانی“ اور ”خون شہادت“۔

یہ تینوں لفظ بھی قرآن عظیم کی تکذیب بتاتے ہیں، وہ فرماتا ہے، ”وہا قتلہ انھوں نے مسیح کو قتل نہ کیا۔ یہاں تک پوری دست تکذیبیں جو نہیں تھک حشرہ کاملہ۔“ یہ کھل چار میں مذہب نصاریٰ ہیں، کیا قرآن عظیم کو جھٹلانے کے لئے نصاریٰ سے باینکاٹ کے بدلے میل ہو جانا ہے معنی ملہ واحدہ، ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا ادنیٰ جلوہ، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کا کچھ بھی حق ہو علانیہ و کفریہ اسے کراؤ صاحب کے ان اقوال میں تین کفر ہیں،

(۱) کلام اللہ کی تکذیب،

(۲) رسول اللہ کی توہین،

(۳) شریعہ اللہ کا انکار۔

اور پھر قوم کے لیڈر ہیں، دین کے رفلہ ہیں، سب لیڈروں کے سر ہیں،

غیب جان عقلم القلب والایصار۔ کس لاک اسے اللہ تعالیٰ ترپاک ہے تو دلوں اور آنکھوں کو پھرنے

عہ صلیب پر لٹا بھی عجیب شاہ صلیب زمین پر کچھ بھرتی مسہری بھی۔

۱۵۴/۲ ۱۵۴/۲ ۲۳۸/۳ ۲۳۸/۳

۱۵۴/۲ ۱۵۴/۲ ۲۳۹/۳ ۲۳۹/۳

۱۵۴/۲ ۱۵۴/۲

۱۹۶/۲ ۱۹۶/۲

یطیع اللہ علی کل قلب متکبر جیسا ہے۔
والا ہے۔ اٹھویں ہی نمبر کر دیتا ہے مشکوٰۃ شریف کے
سارے دل پر۔ (ت)

سے اذاکان الغراب دلیل قوم
سیہد یہم طریق الہا لکیننا
(جب قوم کا رہنا کڑا ہو گا قرآن کو چاکت ہی دکھائے گا۔ ت)
کیا نہیں ڈرتے کہ

ہر کہ آزاد از اسلام بود

دوستقریندی آلام بود

(جو اسلام سے آزاد ہو گا وہ مصیبتوں کی جہنم میں جکڑا جائیگا۔ ت)

آج کل کفر و ارتداد و زندقہ و الحاد کا گرم بازار ہے ہر چار طرف سے اللہ و رسول و قرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوجھ رہی
گھر بچنے والوں سے بگڑ نہیں، عجب امام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ و رسول و قرآن سے زیادہ بگڑ
عزت کسی کی نہیں، ان کےاں باپ کو کمال دینا تو بڑی بات کوئی انہیں تو تو کہہ دیکھ لور اللہ و رسول و مسلمان پر
گالیاں سننے ہیں، چھپتے شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیوری پر بل نہیں آتے بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یا رانے
دوستانے بدستور رہتے ہیں، ان کے اعزاز و اکرام احتیاب و ادب ویسے ہی منظور رہتے ہیں، صاف و کشادہ جیوں لگیا
کسی نے کچھ کہی نہیں، ہمیں نہیں بگڑالشی ان کی حمایت انہیں بڑا کتنے واسلے سے بغض و بددلت، ان کا حکم الہی ظاہر
کرنے والا بے تہذیب بدعنوان سہا تنگ کن دائرۃ اسلام ہے، جدالناجہ سے بدتر کافرانہ کل مشائخ ہی کوئی ہو جس
نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجہول السبب بچہ کہا اور قرآن کو اپنے دعویٰ توحید میں کاذب و ناقص ٹھہرایا اور یہ کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم کی آیتیں تصنیف کر لیں اور رنگ و روغن بڑھانے کو اپنے اہل بیت و
ازواج کی تعظیمیں بھی اضافہ کر دیں و غیرہ و غیرہ طعونات کثیرہ، جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی، چار طرف سے کو اگلا
دور پڑی ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برائت میں سیاہ ہونے لگے، ایک کا منہ ہوا امت
اس کے پیچھے ہمسازوں کے اسلام تباہ ہونے لگے، مگر جواب ایک حرف کا نہیں بلکہ
ڈھٹائی بے شرمی ہے حیاتی سے مکرنا صحافت دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا انکار کرنا، وہ جیسا کہ تو کوئی چہینہ
و تحالافی العید و لافی النقیہ (نڈاؤٹوں میں نہ چڑیوں میں، یعنی کسی گنتی میں نہ تھا۔ ت) جب اس کی
حمایت میں وہ کچھ جو کس تو مسٹر ابو الکلام توفیق دیکر، ان کا کفر و غرور ٹھیک اسلام بنے گا ان کے مقابل اللہ و رسول

قرآن کی کون سُنے گا، کھلے گریبانِ پیام کو جانتے دو، بدایوں، شاہجہانپور، ٹکٹو، کانپور وغیرہ میں بڑے بڑے سنیت کا دھرم مہرے والے بستے ہیں، دیکھتے تکذیبِ کلامِ اللہ و توہینِ رسول اللہ و انکارِ شریعتِ اللہ دیکھ کر ان میں کتنے اوکیتے ہیں، مسٹر آزاد سے توبہ و قبولِ اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانیں تو ان سے بائیکاٹ معطلہ مناتے ہیں، ماسٹرز وہ توبہ و اسلام شائع کریں نہ یہ ہرگز ان کی موالات، تعلیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی ان کی تو نہ کی، گالی دی تو رسول اللہ کو انہیں تو نہ دی۔ اسے تصورِ جویان خود گم، ابھی حسبِ اللہ و بعض اللہ کے مزے سے واقف ہی نہیں تم۔

قولوا اسلامنا و لما یدخل الایمان فی کلمہ کہ ہم مطیع ہوئے، اور ابھی ایمان تھا رہے دلوں قلوبِ سلطہ۔ میں کہاں داخل ہوا۔ (د ت)

اور جن بندگِ خدا کو ان کا حق ملا ہے ان پر چہ تھے جو ان کے سایہ سکان کا سایہ نہیں سایہ مصطفیٰ ہے، مستغفر ہو کر بچتے ہو، ایمان سے ان کے بائیکاٹ اور ترکِ موالات کی حقیقت کھلتی ہے، مسلمان کا ایمان شاید ہے کہ ترکِ بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں یا کبیرہ عظیمہ کو مسادۃ اللہ ایک ایک اینٹ کر دیں، ہرگز اللہ و رسول و قرآن کی تکذیب و توبہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کا وہ مش وہ نان کو آپریشن (NON CO-OPERATION) کا طرہ اللہ کے لئے ہوتا تو وہاں ایک صفہ تھا، ان سے ہزار صفہ ہوتا مگر یہاں ہزار واں صفہ بھی درگزار وہی محبت وہی پیار، وہی تعلیم وہی کریم، وہی و داد وہی اتحاد، وہی یزیدی وہی سروری، تو لہ انصاف کیا آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوا کہ ہرگز انہیں دین سے عرض نہیں، نہ دین کے لئے ان کی کوششیں ہوتیں بلکہ سب جوش و خروش بہرِ نادوش سوراخ لبس باقی ہوس، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمان کہلائے واو! اللہ اپنا ایمان سنبھالو، واحد قہار کے قہر سے ڈرو، حسبِ اللہ و بعض اللہ کے سامان درست کرو، نیچری تہذیب اور ساختہ تادیب کے خوب غفلت سے جاگو جس سے کلہ تکذیب توبہ ہی خدا و رسول سنو، تمہارا کیسا ہی معظّم یا پیارا ہو ڈور کر ڈور بھاگو خدا کے دشمن کو دشمن مافو، اس سے تعلق کو آگ جانو، درزِ عنقریب دیکھ لو گے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے، تمہارے ایمان نسخ ہو گئے۔

فستدکون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ امت اللہ بصیر بالعباد
توجہ وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے یاد کرو اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک

يُضِلُّ اللَّهُ فِتْنَالَهُ مِنْ هَادٍ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فِتْنَالَهُ مِنْ هَادٍ
 اقد بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی
 کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت لے
 اسے کوئی ہمکا نہ والا نہیں۔ (ت)

میں جانتا ہوں کہ حق کو دھوکے کا گمراہ کوئی مسلمان تو ایسا نکالے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے سُننے دیکھنے
 حق و باطل کو میزانِ ایمان میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد و مکارہ کا داغ، تو ماعینا الا باللہ
 اَلَيْكَ الشُّكُّ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ (ہماری ذمہ داری بات پہنچانا تھا اسے اللہ! تیری بارگاہ میں درخواست ہے اور تو ہی مدد فرماتے والا
 ہے، حیران کام ہی بات کا موثر فائدہ ہے، اور لوٹنا تیری طرف سب برائی سے پھرنے اور نیکی کو بجالانے کی قوت
 اللہ بلند و عظیم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ت)

(۴) عالم موصوفہ مشک حق پر ہے اور ان لوگوں کی من گھڑت ترک موالات کہ نصاریٰ سے مجرد معاملت
 جائزہ بھی حرام بلکہ کفر اور ہنود سے واداد اتحاد، دل محبت و اخلاص جائز بلکہ فرض قطعی اللہ و رسول پر افرا ہے،
 اس کا کچھ بیان ہو چکا اور زیادہ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ المحجة المؤقتة ہے، واللہ بھدی من
 يشاء والى صراط مستقیم (۵) اللہ ہے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ ت۔ عالم موصوفہ پر تنخواہ داری گورنمنٹ
 کا افرا کیا جائے شکایت ہے جب ان کے بڑے بڑے لیڈروں نے جتنے بہتان اللہ و رسول و قرآن عظیم پر
 باندھ رہے ہیں، بھی قرآن کریم کی آیات سے روشن ہو چکا کہ وہ لوگ آپ ہی ترک موالات کے منکر اور تکذیب قرآن عظیم
 پر ٹھہرے ہیں، پھر وہ اپنا عیب عالم پر نہ لگائیں تو کیا کھا کر نہیں، باقی رہا کفر و ارتداد کا فتویٰ اور اس کے معنی و معجزین
 و مستغنی اور اس کے ماننے والوں اور اس کے سبب عالم دیں کی توہین کرنے والوں پر شرعی احکام منبہ بینہا
 وہی ہیں کہ جواب و سوال اول میں گزرا ہے اور یہ کہ عالم موصوفہ پر ان دونوں کے حکم کفر و ارتداد ہی اپنا عیب دوسرے
 کو لگانا اور فرعون ملعون کی سنت نہ کر رہے کذلک قال الذین من قبلہم قتلنا بہت قلوبہم (ان سے
 انہوں نے بھی ایسی ہی کسی ان کی سی بات، ان کے ان کے دل ایک سے ہیں۔ ت۔

(۵) طاعت اہل سنت میں (کہ محاورہ قرآن وحدیث میں وہی عزیمتیں ہیں، کما بینہ الامام

طہ القرآن الکریم ۳۹/۳۶ و ۳۷

طہ ۳۶/۳۳

طہ ۱۱۸/۲

مصدر الشريعة في التوضيح والملا على القاري في المرقاة شرح المشكوة (جیسا کہ اسے امام
مصدر الشريعة نے توضیح میں اور ملا علی قاری نے مرقاة شرح مشکوة میں بیان کیا ہے۔ ت) تفرقة ڈان
حرام ہے، رب عز وجل نے منافقین کی بنائی مسجد پر سخت غضب فرمایا، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکمل
کر لا تقم فیہ ابداً کبھی اس میں کھڑے نہ ہونا، لہذا اس کے بنانے والوں کو فرمایا،

اسس بنیانہ علی شفا جوف ہار فانھا دہبہ اسس نے اس کی بنیاد رکھی گراؤ گڑھے کے کنارے پر
فی ناس جہنم ہے تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔

اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھیج کر اس کو ڈھوا دیا جلوا دیا۔ پھر حکم دیا کہ اس جگہ کو گھورا
بنایا جائے جس میں نجاستیں اور گڑا ڈالا جائے۔ رب عز وجل نے اس کی چار عظیم ارشاد فرمائیں، تیسری علت
یہی تفریقاً بین المؤمنین (مسلمانوں میں تفرقة ڈالنے کو۔ ت) ہے کہ انھوں نے اس کے سبب جماعت
میں تفرقة ڈالنا چاہا تھا۔ معالم شریف میں ہے،

لانہم كانوا جميعاً يصلون في مسجد قبا فبنوا یعنی ساری جماعت مسجد قبا شریف میں ہوتی تھی، بنوا
مسجد الصرار لیسلی فیہ بعضهم فیؤدی نے وہ نقصان رسائی کی مسجد اس لئے بنائی کہ کچھ مسلمان
ذلک الى الاختلاف واقتراى السکة اس میں نہیں، اس کا نتیجہ یہ ہو کہ ٹھوٹ پڑے اور تفرقة
ہو جائے۔

بلکہ ان جمیٹوں نے جو تفرقہ ظاہر کیا تھا یہ تفرقہ جیلپور اس سے ہزاروں درجے بدتر ہے، انھوں نے کہا تھا،
انا قد بیننا مسجد الذی العلة والحاجة واللیلة ہم نے مسجد بنائی ہے بیمار اور کامی اور بارش کی رات
المطيرة واللیلة الشاتية اور چارے کی شب کے لئے۔

اور ان کا عند تفرقہ یہ ہر اک عالم دین مساؤ اللہ کا فرد پندہب و ناقابل الماست ہے، جھوٹے وہ بھی تھے اور
جھوٹے یہ بھی، مگر فکر

سہ القرآن الکریم ۱۰۸/۹

سہ ۱۰۹/۹

سہ ۱۰۹/۹

سہ معالم التنزیل علی دیش تغیر الخازن آیۃ والذی اتخذوا مسجد احمر اذ کے تحت مکتبۃ ابابالی مصر ۱۳۷/۲
سہ ایضاً

بہیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(راستے کا تفاوت دیکھ کہاں سے کہاں تک ہے۔ ت)

مسلمانوں کو مسجدِ النبی میں جانے سے منع کرنے اور اس کی ویرانی میں کوشاں ہونے کا حکم قریب ہے جو قرآنِ عظیم میں فرمایا،
 وَمِنْ أَظْهَرِ مَعْنَى مَنَعِ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يَذْكُرَ فِيهَا اس سے بڑا کو عالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو ان میں نام الہی
 اس سے روکنے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے یہاں
 ان میں خلوصاً لاجتماعیہم فی الدنیا کو نہیں پہنچتا تھا کہ ان میں باہم مکر ڈالتے ہوئے، ان
 نخری، ولہم فی الآخرة عذاب عظیم کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت
 میں بڑا عذاب۔

مگر یہاں ان کا عذر یہ ہو گا کہ ہمیں مسجد ویران کرنا اور اس میں غمان سے روکنا مقصود نہ تھا بلکہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی
 تھی کہ امام کے پیچھے مسلمانوں کی تمار غراب نہ ہو، یہ بھلائی چاہنے کا عذر بھی ان منافقوں مسجدِ ضرار بنانے والوں نے
 پیش کیا تھا اور خالی زبانی نہیں بلکہ قسم کے ساتھ تو کہہ کر کے،

قال اللہ تعالیٰ ولیحلفن ان اسدنا الا الحسنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ضرور ضرور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے
 کہ تم نے تو کفری جماعت سے بھلائی ہی چاہی۔

اس پر جواب فرمایا، واللہ یشہد انہم لکن جونا (اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ جھوٹے ہیں) جبکہ
 وہ وجہ یہ ظاہر کرتے ہیں قطعاً کہ بے باطل ہے، محض معاذ اللہ اس کا جھوٹا جملہ گھر کر مسلمانوں کو مسجد سے
 روکنا اور جماعت میں پھوٹ ڈالنا چاہا تو وہ نہ ہوا مگر مسجد انہی کی یاد الہی سے روکنا، مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے
 اور انہیں مسجد سے روکنے میں کافروں سے مدد لینا اور انہیں افرائے مسلمین کے لئے راستوں پر مقرر کرنا
 نظر بحقیقت تو تحریک مناسبت پر واقع ہوا، کافروں سے زیادہ اس کا اہل کون تھا، ایسے کام ایسے والوں کے
 ایسے کام کو ایسے ہی کام کرنے والے مناسب تھے الخبیثۃ للخبیثین والخبیثون للخبیثۃ (گندیوں
 گندوں کے لئے، درگندے گندیوں کے لئے۔ ت) مگر ان کے ذمہ پر یہ کافروں سے استفادہ اسی قسم میں واقع
 ہوا جو ان کے ادعائیں دینی کام تھا اور دینی کام میں کافروں سے استعانت حرام،

قال اللہ عزوجل لا یتخذ المؤمنون الکفرین اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں

اولیٰ دین المؤمنین ومن یفصل
 ذلک فلیس من اللہ فی شئ بلہ

تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فقرات الہیہ میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے،
 فہو امن الاستعانة بهم فی الامور الدینیۃ اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا کہ کافروں سے
 کسی دینی کام میں مدد لیں، یہی ایسی نمار قائم کرنے کے لئے جس کی بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور سستی عام
 کی اقتدار سے روک کر غالباً کسی منہم کے پیچھے پڑھوا سنے پر جو، زمین کفار ہی مناسب تھی کہ قضیہ زمین برسر زمین
 ورنہ فقہائے کرام نے تو کافر کی زمین میں نماز پڑھنے سے آثار و کاسبہ کہ مسلمان کی زمین میں ہے اس کے ذوق
 کے پڑے اور کافر کی زمین سے بچے، اور اگر مسلمان کی زمین میں کھیتی ہے کہ اس میں نہیں پڑھ سکتا تو راستے میں
 پڑے اور کافر کی زمین میں نہ پڑے اگرچہ راستے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کراہت کافر کی زمین میں پڑھنے کی کراہت
 سے ملکی ہے۔ حاوی قدسی میں ہے،

ان اضطرارین ارض مسلم و کافر یصل فی
 ارض المسلم اذ لو تکف مزرعة او کافر
 یصل فی ارض کافر۔

اگر مسلمان اور کافر کی زمین کے درمیان اضطرار
 آگیا تو مسلمان کی زمین میں نماز ادا کی جائے گی بشرطیکہ
 وہ کاشت نہ ہو اگر وہ زہرہ کاشت ہے یا کافر ہی
 کی زمین ہے تو راستے میں نماز ادا کر لی جائے۔ (ت)
 ہاں ظاہر یہاں اس کافر مالک زمین کا اذن ہوگا، اب ایمانی نگاہ سے یہ فرق دیکھنا چاہیے کہ کہاں تو کافر کی بے خبری
 میں اس کی زمین میں وہ نماز پڑھنی جس سے رضائے الہی مقصود ہو اور کہاں مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے
 اور بندگان الہی کو مسجد الہی سے روکنے کے لئے کافر کی دلی خوشی کہ مسلمانوں میں چھوٹ پڑے پوری کرنے کو
 جس کی زمین میں نماز قائم کرنی کافر کی وہ کراہت بدتر تھی جو اس کی زمین میں نماز پڑھنے سے ہوتی یا کاسنہ کی
 یہ خوشی بدتر جماعت ہے جو اس کی کراہت قلب پر غالب آگئی اور جس کے سبب خود اس نے اپنی زمین خوش خوش نماز کیلئے
 دی، اول کا مقصود رضائے الہی ہے اور کافر کو اس سے خیط و نفرت، اور دوم کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ہے کہ
 نامرضی خدا ہے اور کافر کو اس سے سرور و فرحت، فاعتبروا یا اولی الابصار (اے اہل بصارت) عبرت حاصل کر دو۔

سۃ القرآن الکریم ۲۸/۴

سۃ ارشاد العقل تسلیم (تفسیر ابی السعد) آیت و یتخذ المؤمنون الکفرین کے تحت دارالینار التراث العربی بیروت ۲۳/۶
 الفقرات الالہیہ " " " " " " مصطفیٰ الہابی مصر ۲۵۰/۱

سۃ الحاوی القدسی سۃ القرآن الکریم ۲/۵۹

بلاشبہ ایسا کرنے والے مسجد خراہ والے منافقوں کے وارث اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ایذا سے مصیبت کینے
مشرکین کے آلے اور ان کے معترضے یعنی ان کے ہاتھوں میں خیر اسلام کے لئے سفر میں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
(۷۹۶) گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے،

قال الله تعالى والبدن جعلناها لكم من شعائره
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم نے اونٹ اور گائے کی قربانی
کو تمہارے دین الہی کی نشانیوں سے کیا۔

نور مولوی عبد الباری صاحب فرنگی علی کو اس کا اقرار ہے، رسالہ قربانی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں،
والبدن جعلناها لكم من شعائره اللہ سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہے، خصوصاً اس میں مشرکین
ہندوستان میں کہ یہاں اس کا ابقاء و اجرا بلاشبہ اعظم مقامات اسلام سے ہے، مکتوبات جناب شیخ مجدد
صاحب میں ہے،

ذبح بقرہ در ہندوستان از اعظم شعائر اسلام
ہندوستان میں گائے کا ذبح کرنا اسلام کے سب سے
بڑے شعائر میں سے ہے۔ (ت)

یہاں اس کا باقی رکھنا یقیناً واجب شرعی ہے جس کی تحقیق بآر مالا النفس الفکوفی قریبان البقر میں ہے
ملائے لکھنؤ نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ مولوی عبد الہی صاحب کے فتاویٰ میں ہے،

”گائے ذبح کرنا طریقہ قدیم ہے زمانہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جملہ سلف صالحین سے
تمام بلاد و امصار میں اور اس پر اجماع و اتفاق ہے تمام اہل اسلام کا، ایسے امر شرعی
ماثور قدیم سے اگر ہندو بنظر تعصب مذہبی منع کریں تو مسلمانوں کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے
بلکہ ہر گاہ ہندو ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں، اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس
کے ابقاء و اجرا میں سعی کریں اور اگر ہندو کے کہنے سے اسی فعل کو چھوڑیں گے تو گنہ گار ہوں گے،
ہندو منع کریں تو اس کے ابقاء میں سعی واجب و لازم ہے (ملخصاً)

محمد عبد الہی ابو الحسنات

انہیں کے دوسرے فتوے میں ہے،

”گائے ذبح کرنے کا برا قرآن و حدیث سے ثابت ہے، ہندو بنظر اپنے مذہب کے رد کے

سہ القرآن الکریم ۳۶/۲۲

سہ رسالہ قربانی عبد الباری فرنگی علی سہ
سہ مکتوبات امیرانی مکتوب ہندو یکم نوکشتور لکھنؤ ۱۰۶/۱

سہ مجموعہ فتاویٰ عبد الہی کتاب الاضیحة
مطبع ریسنفی لکھنؤ ۲۸۳/۲

تو مسلمان کو باز آنا نہیں درست ہے اور ہندو کی منافقت کو جو جہنی ہے ان کے اعتقاد باطل پر تسلیم کر لین نہیں جائز ہے، جو اس کی عظمت کا خیال کرے اس کے اسلام میں فتور ہے، پس ہندو کی منافقت تسلیم کرنا موجب ان کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہوگا اور یہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں، مسلمانوں کو ضرور ہے کہ گادگشی ترک نہ کریں (مخلصاً)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

مولوی عبدالباری صاحب کے والد ماجد مولانا عبد الوہاب صاحب کے فتویٰ میں ہے،
 "ان بلاد میں مسلمانوں کو گادگشی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے۔"

محمد عبد الوہاب

انہیں کے دوسرے فتویٰ میں ہے،

"قربانی گائے کی شعار اسلام ہے اس کا موقوف کرنا بسبب منافقت ہندو موجب معصیت ہے بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سعی لازم ہے۔"

محمد عبد الوہاب

نور مولوی عبدالباری صاحب کے رسالہ قربانی ص ۲۰ میں ہے،
 "رکاوٹ ڈالنے کی صورت میں گائے کی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔"

اسی کے صفحہ ۲۱ میں ہے،

"جب سے ہندوؤں کو اس کا خیال ہوا کہ گائے کی قربانی روکی جائے اس وقت سے مسلمانوں کو بھی اپنا حق قائم رکھنے اور اپنے مذہبی حکم جاری رکھنے کا خیالی پیدا ہو گیا، حکم شریعت بھی ایسا ہی ہے کہ جب قربانی روکی جائے تو لازم ہے کہ ہم اس کو کریں۔"

صفحہ ۶ میں ہے،

"میں جانتا ہوں روکنے سے اس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے۔"

صفحہ ۳: "مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مرقت سے نہیں چھوڑ سکے۔"

۲۸۵-۸۹/۲	مطبع یوسفی کلکتہ	کتاب الاضیاء	مجموعہ فتاویٰ عبدالحی
۲۸۳/۲	" " "	" " "	فتاویٰ محمد عبد الوہاب بکوالہ مجموعہ فتاویٰ
۲۸۹/۳	" " "	" " "	" " " " " " " "
۲۰ ص	" " "	" " "	رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی علی
۲۱ ص	" " "	" " "	" " " " " " " "
۶ ص	" " "	" " "	" " " " " " " "
۳ ص	" " "	" " "	" " " " " " " "

صفحہ ۱۱۶

”ہندوؤں کے روکنے یا ان کی محض خوشامد سے ترک قربانی گاؤ کو منہا سمجھتا ہوں۔“

صفحہ ۱۱۹

شعائر دین میں سے جس کو روکا جائے اس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے۔“

بقیہ اقوال کی تشریح رسالہ الطاری الداعی میں ہے، تو بزرگ خوشنودی مشرکین کے لئے اس شعائر اسلام کو مٹانا چاہتے اور مسلمانوں کو اس کے چھوڑنے پر زور دیتے ہیں، سخت فاسق، مفسد، آمر بالحرام، بدخواہ اسلام، مسلمانوں کے رہزن ہیں، مشرکین کے لڑکے، شیطان کے بھائی، ابلیس کے کارندے، حق کے دشمن ہیں، منافقوں کے وارث ہیں جن کو حق بھانہ فرماتا ہے۔

المنفقون والمنفقتات بعضهم من بعض
یا مرون بالتکذوب ینھون عن المعروف ویقبضون
ایدییہم نسوا اللہ فنیہم ان المنفقین
ہم الضالون وعد اللہ المنفقتات والمنفقتات
والکفار نار جہنم خلدین فیہا
ہی حبیبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب عظیم
اور ان کافروں سے (جن کی طرف پر منافی جھکے اور ان کی خوشنودی چاہتے ہیں) جہنم کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے جس
میں وہ سب ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں کے عذاب کو بہت ہے اور اللہ نے ان سب پر لعنت کی اور ان کو کئے
ولہم عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ان کے دام میں چپس کر گاسے کی قربانی چھوڑنے والا اللہ عزوجل کا مخالفت اور ابلیس لعین کا فرمانبردار
ہے، تارک واجب و ترک مجرم، مستحق تار و غضب جبار ہے۔

والعیاذ باللہ العزیز الغفار و صلی اللہ تعالیٰ
اللہ عزیز و غفار کی پناہ، اور اس کے حبیب محمد

ص ۱۶

عبد الباری قرنی علی

سہ رسالہ مستربانی

ص ۱۹

” ” ”

” ” ”

سہ القرآن الکریم ۹/۶۶ و ۶۷

على المحييين المختاروا له الاطهار ومحجبه الابرار
 واوليائه الاخيار واهله اجمعين الى يوم القرار
 وبارك وسلم والى الله سبحانه وتعالى اعلم۔

پر صلوٰۃ و سلام ، آپ کی آگاہی اطہار ، اصحاب ابرار ، اولیا
 اختیار اہل ائمت پر بھی قیامت تک ، اور برکت و سلامتی
 ہو۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم (ت)